السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس گاڑی کی نقد قیمت دس ہزار ہو، اسے قسطوں کی صورت میں بارہ ہزار میں بیچنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جیسا کہ آج کل گاڑیوں کی نمائش گاہوں میں یہ ایک عام رواج ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی انسان کسی دوسرے کو گاڑی یا کوئی اور چیز نقد دس ہزار اور ادھار کی صورت میں بارہ ہزار میں بیچے اور وہ مجلس عقد میں کسی ایک معاملہ یعنی نقد یا ادھار قیمت پر متفق ہوئے بغیر الگ الگ ہو جائیں تو یہ بیع جائز نہ ہوگی کیونکہ اس صورت میں قیمت مجہول ہے اور نقد یا ادھار کی قیمت پر اتفاق نہیں ہے اور اس کے ممنوع ہونے کے لیے بہت سے علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعوں سے منع فرمایا ہے۔[1] امام احمد ونسائی نے اسے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور اگر دونوں بیع کرنے والے مجلس عقد میں الگ الگ ہونے سے پہلے کسی ایک قیمت یعنی قیمت نقد یا قیمت ادھار پر متفق ہو جائیں اور قیمت کے تعین کے بعد الگ ہوں تو بیع جائز اور صحیح ہے کیونکہ اس صورت میں قیمت اور حالت معلوم ہے۔

---

[1] جامع ترمذی، البیوع، باب ماجاء فی النھی عن بیعتین فی بیعۃ ح: 1231 وسنن نسائی، ح: 4636

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی